روزنامہ
الفضل
قادیان
یوم سہ شنبہ
قیمت سالانہ ۱۸ روپے
ماہوار ½ ۱ روپیہ

جلد ۳۵ | ۹ ماہ تبوک ۱۳۲۶ ہش | ۲۳ شوال ۱۳۶۶ھ | ۹ ستمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۰۹

مدینۃ المسیح

۸ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

اقلیتوں کا باہم تبادلہ اور فسادات کی روک تھام

کلکتہ اور بہار کے فسادات کے بعد جب بعض حلقوں میں اس امر کی شدید ضرورت محسوس کی گئی۔ کہ سارے مسلمان سمٹ کر مسلم اکثریت کے علاقوں میں چلے جائیں۔ اور تمام ہندو اپنی اکثریت کے علاقوں میں جا بسیں تو اس وقت سردار ولبھ بھائی پٹیل صاحب نے ۲ر دسمبر ۱۹۴۶ء کو بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ اگر سو جتن بھی کر لیے جائیں۔ تو اقلیتوں کا اس طرح کا تبادلہ ناممکن ہی رہے گا۔ (سول اینڈ ملٹری گزٹ ۳ر دسمبر ۱۹۴۶ء) اس سلسلے میں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کا ممکن ہونا اور چیز ہے۔ اور یہ کہ آیا اس کی ضرورت ہے یا نہیں یہ جدا امر ہے۔

جہانتک اس کے امکان کا تعلق ہے۔ آج بدقسمتی سے ہم اس کی داغ بیل پڑتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ روزانہ خبریں آ رہی ہیں۔ کہ لاکھوں کی تعداد میں اقلیتوں کے پناہ گزیں مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب اور سندھ وغیرہ جا رہے ہیں۔ اور اسی طرح لاکھوں کی تعداد میں ہی پناہ گزینوں کو مشرقی پنجاب اور دہلی وغیرہ میں پہنچایا جا رہا ہے۔ یہ امر نہایت افسوسناک ہے۔ کاش دونوں حکومتوں میں اقلیتوں اور اکثریتوں کے مابین خوشگوار تعلقات کی بناء پر پٹیل صاحب کے کہنے کے مطابق اقلیتوں کا تبادلہ واقعی ناممکن ہو کر رہ جاتا۔ لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہوا۔

اب رہا یہ امر کہ آیا اس قسم کے تبادلے کی ضرورت بھی ہے یا نہیں۔ سو اس کے متعلق ہم پہلے بھی یہی خیال رکھتے تھے اور اب بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ اقلیتوں کے اس تبادلے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ یہ اکثریتوں اور اقلیتوں کے حق میں سراسر نقصان دہ ہے۔ جہاں تک اکثریتوں کا تعلق ہے۔ ان کے واسطے یہ امر باعث ننگ ہے کہ ان کے زیر حکومت بسنے والی اقلیتوں پر عرصۂ حیات اس درجہ تنگ ہو جائے۔ کہ وہ اپنے وطنِ مالوف کو خیر باد کہنے پر مجبور نظر آئیں۔ اقلیتوں کا باہم تبادلہ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے متعلق باہر کی دنیا پر اچھا اثر نہیں ڈال سکتا۔ خصوصاً اس حال میں جبکہ برطانوی پارلیمنٹ کی کنزرویٹو پارٹی موجودہ حالات کے پیدا ہونے کے متعلق بہت پہلے ہی سے شور مچا رہی تھی۔

اب اگر اقلیتوں کے مفاد کے پیشِ نظر اس مسئلے پر غور کیا جائے۔ تو بھی یہ تبادلہ ان کے مفاد کے خلاف ہی پڑتا ہے۔ وہ لوگ جو آج اپنے علاقوں کو چھوڑ کر دوسرے علاقوں میں جا رہے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ وہ اپنی مالی حالت کو تباہ کرتے ہیں بلکہ جہاں جاتے ہیں۔ وہاں کے اقتصادی حالات کو سخت صدمہ پہنچاتے ہیں۔ اور ایک نیا ان کے ساتھ مصیبت میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ پھر غیر محسوس طور پر اپنے ساتھ فتنہ و فساد کے جراثیم بھی لے جاتے ہیں۔ جا جا کے اپنے اندوہناک واقعات سناتے ہیں۔ سننے والوں میں طبعاً جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور اس طرح فسادات کی آگ برابر سلگتی رہتی ہے۔ اور ان کے بیشمار بے گناہ بھائی برابر موت کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ اسی لئے ہمارے خیال میں فسادات کے نہ ختم ہونے کی دیگر وجوہات میں سے ایک وجہ اقلیتوں کا تبادلہ بھی ہے۔

چنانچہ انہی حالات کے پیش نظر حضرت امام جماعت احمدیہ نے مشرقی پنجاب کی احمدی جماعتوں کو یہ ہدایت فرمائی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے علاقے کو نہ چھوڑیں اور وہیں ٹھیرے رہیں۔ اگر ابتداء ہی سے معاملات کو اس طریق پر سلجھانے کی کوشش کی جاتی۔ تو حالات جلد سدھر سکتے تھے۔ یہ حد درجہ قابلِ تقلید اقدام ہے۔ جو حالات کی نزاکت کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ اور فسادات کو کلی طور پر ختم کرنے کا واحد علاج ہے۔ بشرطیکہ سب مل کر اس پر عمل کریں۔ اب ضرورت یہ ہے۔ کہ فسادات کے پھیلنے کے امکانات کو بند نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ جو جو فسادات کی لپیٹ میں آتے جاتے ہیں ان کو ایسی محفوظ جگہوں پر پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جہاں سے وہ پھر واپس نہ آ سکیں۔ فساد جبھی ختم ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے جراثیم کو مارنے کی کوشش کی جائے۔ تا وہ آگے نہ پھیلنے پائے۔

چاہیئے یہ کہ دونوں حکومتیں اپنے اپنے حلقۂ اقتدار میں اقلیتوں کے تبادلے سے بے نیاز ہو کر فسادات کو ختم کرنے کی پوری ذمہ داری اٹھائیں۔ اور باہم مشورہ کر کے کمال دیانتداری سے اس ذمہ داری کو ادا کریں۔ بلا تفریق و امتیاز ظالموں پر سختی سے گرفت کی جائے۔ اور اکثریتوں پر یہ واضح کر دیا جائے۔ کہ ان کی خاطر اقلیتوں کو قربان نہیں کیا جا سکتا۔ ادھر اقلیتوں کے یہ ذہن نشین کر دیا جائے۔ کہ تمہارا مرنا جینا اپنی اپنی حکومتوں کے ساتھ ہی وابستہ ہے اور اگر دونوں حکومتیں یہ محسوس کرتی ہیں۔ کہ اس طریق پر وہ اپنی اپنی اقلیتوں کی کما حقہٗ حفاظت نہیں کر سکتیں۔ تو پھر ہم ہی نہیں ہر شخص یہی کہیگا۔ کہ وہ حکومت کی اہل نہیں ہیں۔ لیکن خدا نہ کرے۔ کہ وہ اپنے افعال سے ایسا ثابت کریں۔ نہ صرف ہمیں بلکہ دنیا کو پاکستان اور ہندوستان کی نئی قائم کردہ حکومتوں سے بڑی امید ہے۔ دنیا کی نگاہیں لگی ہوئی ہیں۔ کہ دیکھیں یہ آزادی آزادی پکارنے والے چالیس کروڑ انسان آزادی ملنے پر اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرتے ہیں یا نہیں۔ اور کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ اس مصرعہ کے مصداق بنکر رہ جائیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے ایل۔ایل۔بی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی

ہماری دعا یہی ہے کہ دونوں حکومتیں اس امتحان میں کامیاب ہوں۔ اور نہ صرف دنیا کی نگاہ میں قابل تعریف ٹھہریں بلکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بھی سرخروئی حاصل کریں کہ جس کی طرف سب نے لوٹنا ہے اور اپنے جملہ اعمال کا حساب دینا ہے۔ ہمارے خیال میں تو موجودہ فسادات کی روک تھام کا طریقہ یہی ہے کہ دونوں حکومتوں کی اقلیتیں اپنے اپنے علاقے میں بدستور آباد رہیں۔ اور دونوں حکومتیں ان کی حفاظت کی کامل ذمہ داری لیں۔ اور جو لاکھوں کی تعداد میں ادھر سے ادھر لوگ جا بسے ہیں۔ ان کو بھی نیت اور نیک ارادے کے ساتھ یقین دلا دلا کر واپس لائیں اور آباد کریں۔ ورنہ سمجھ لیں کہ اگر ہم اس امتحان میں کامیاب نہ ہو سکے تو ہم حکومت کے حق دار نہیں۔ بلکہ تیسری طاقت ہی ہم پر قبضہ کر کے ہمارے جھگڑوں کو مٹا سکتی ہے۔ جھگڑے تو اس طرح مٹ جائیں گے مگر وہ وقت ہماری نا اہلی پر گواہ ہوتے ہوئے انتہائی تیرہ بختی اور بدنصیبی کا دور ہوگا۔

مسعود احمد

موجودہ قتل و غارت تمام مذاہب کے خلاف ہے

ہر وہ ہندوستانی جس کو اپنے ملک سے پیار ہے۔ دیش کی موجودہ بد امنی اور قتل و غارت سے اس کا دل غمگین اور اداس ہے۔

سینکڑوں بچے یتیم ہو گئے۔ اور ہزاروں عورتیں بیوہ۔ لاکھوں انسان جو بڑے بڑے محلات میں رہتے تھے۔ آج آسمان کے سایہ تلے رات بسر کر رہے ہیں۔ یہ حالات ایسے ہیں کہ جن کی ہر دھرم اور مذہب نے مذمت کی ہے۔ جہانتک دھرم کا تعلق ہے کوئی دھرم یہ اجازت نہیں دیتا کہ اس طرح معصوم بچوں اور بے گناہوں کا خون بہایا جائے جو انسان مذہب اور دھرم کے نام پر قتل و غارت کرتا ہے۔ وہ پاپی گناہ گار ہے۔ ہندو دھرم کی مقدس کتاب وید میں لکھا ہے کہ

मित्रस्य चक्षुषा समी
[illegible]

ترجمہ: یعنی تم تمام انسانوں کو اپنے دوست کی طرح جانو۔ وید نے یہ نہیں کہا کہ صرف ہندوؤں کو دوست سمجھو۔ بلکہ کھلے الفاظ میں فرمایا کہ تمام انسانوں کو خواہ ان کا دھرم اور خیالات اور عقائد اپنے خیالات اور عقائد سے علیحدہ ہوں۔ پس اگر کوئی ہندو کسی دوسرے دھرم والے پر ظلم کرتا ہے تو وید کے اس اپدیش کے مطابق وہ پرماتما کا پیارا نہیں ہو سکتا۔

بھرت شاستر کہتا ہے کہ

[illegible]

ترجمہ:۔ دھرم اور مذہب کا نچوڑ یہ ہے کہ انسان کوئی ایسا کام دوسروں کے ساتھ نہ کرے کہ اگر وہ اس کے ساتھ کیا جائے تو اس کو دکھ ہو۔

مہاراج کرشن کی رائے:۔ پھر جب ہم بھگوان کرشن کے جیون پر غور کرتے ہیں۔ تو انہوں نے بھی یہی تعلیم دی ہے کہ

[illegible]

ترجمہ:۔ پرماتما کا پیارا اور عالم باعمل وہی ہے جو کہ تمام انسانوں کو ایک نظر سے دیکھتا ہے اور ان پر رحم کرتا ہے۔ اسی طرح اور بھی

۳ بہت سے شلوک ہیں جن میں صاف الفاظ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ پرماتما کا پیارا وہی ہے جو کہ اس مخلوق پر رحم اور شفقت کرتا ہے۔ پس میں ہندو بھائیوں سے اسی طرح اپیل کرتا ہوں جس طرح مسلمانوں سے کہ وہ اس پوتر تعلیم کے ہوتے ہوئے ایسے کام نہ کریں جو کہ ان رشیوں کے قول اور تعلیم کے خلاف ہو۔ اس لئے ان کو چاہیئے کہ وہ کوشش کریں کہ یہ قتل و غارت رک جائے۔ کیونکہ یہ ہندو دھرم کے خلاف ہے اور جو کوئی ہندو اس ظلم میں کسی کی مدد کرتا ہے۔ اس کا یہ فعل پوتر رشیوں کی آتما کو دکھ دیتا ہے اس لئے عرض ہے کہ تمام ہندو بھائی جن کو اپنے رشیوں اور دھرم سے پریم ہے ان کو چاہیئے کہ وہ کوشش کر کے اس قتل و غارت کو بند کرائیں۔ اسی میں ان کا اور ان کے دیش کا بھلا ہے۔

مہاشہ محمد عمر

سب مذاہب امن کے حامی ہیں

دنیا میں کوئی مذہب بھی ایسا نہیں جو انسانی خون کی عظمت کو پیش نظر رکھنے کی تلقین نہ کرتا ہو۔ نہ ہی ہندو مذہب اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ اپنے ہم جلیسوں کو محض اس وجہ سے کہ وہ ان کے ہم خیال اور ہم عقیدہ نہیں ہیں تہ تیغ کر دیا جائے۔ اور نہ ہی سکھ مذہب اس قسم کی تعلیم کا حامل ہے کہ وہ لوگ جو عقیدۃً و مذہباً ان سے اختلاف رکھتے ہیں ان کے خون کو اس قدر ارزاں کیا جائے کہ تاریخ میں ان کی مثال بھی نہ مل سکے۔ اور نہ ہی مذہب اسلام اسکی اجازت دیتا ہے اگر عوام کی موجودہ روش کا مقدس وید گرنتھ صاحب اور قرآن مجید کی رواداری اور بنی نوع انسان سے ہمدردی سے پیش آنے والی تعلیم کے ساتھ موازنہ کیا جائے۔ تو ایک سلیم الفطرت انسان کے دل پر بجلیاں گرنے لگتی ہیں۔ اور دل سوز و گداز سے جل اٹھتا ہے کہ کیا یہی وہ تعلیم ہے جو جملہ بانیان مذاہب نے اپنے پیروؤں کو دی تھی۔ کیا یہ اسی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ انسان انسان کے خون کا پیاسا ہے اس وجہ سے کہ وہ میرا ہم مذہب نہیں۔ میرا ہم عقیدہ نہیں۔

حیرت کا مقام ہے کہ جن انسانیت سوز حرکات کا اظہار آج کل کیا جا رہا ہے۔ تمام مذاہب ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اپنے پیروؤں کو تلقین کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسی شرمناک حرکات سے ہمیشہ دور ہی رہیں۔

گورو نانک صاحب اور دوسرے بزرگوں کی ہمدردی۔ رواداری اور اخوت کی تعلیم اس قدر دلکش ہے کہ کوئی دل اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ذیل میں ان کے چند احکام پیش کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ہر مذہب و ملت کے افراد ان سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

"سری گورو گرنتھ صاحب میں لکھا ہے:۔ نہ کو بیری نہی بیگانہ سگل سنگ ہم کو بنا آئی" یعنی ہمارا نہ کوئی بیری ہے۔ اور نہ ہی بیگانہ ہے ہماری سب کے ساتھ ہمدردی ہے۔ "ہوئے اکتر ملو میرے بھائی۔ دبدھا دور کرو لولائی" یعنی اے بھائی آپس میں اختلاف دور کرو۔ اور محبت سے پیش آؤ۔ پھر گورو گوبند سنگھ صاحب فرماتے ہیں:۔

"ساچ کہوں سن لیو سبھے جن پریم کیو تن ہی پربھ پایو" یعنے میں سچ کہتا ہوں سب لوگو سن لو۔ جس نے پریم محبت کی۔ اُس نے خدا تعالےٰ کو پا لیا۔

نماز باجماعت

(۲)

حدیث میں آتا ہے۔ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لقد ھممت ان آمر بحطب فیحطب ثم آمر بالصلوٰۃ فیوذن لھا ثم آمر رجلاً فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال فاحرق علیھم بیوتھم والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدھم انہ یجد عرقا سمینا او مرماتین حسنتین لشھد العشاء (حوالہ مذکورہ)

یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ضرور میں نے ارادہ کیا ہے کہ ایندھن اکٹھا کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کا حکم دوں۔ پس اس کے لئے اذان کہی جائے۔ پھر ایک آدمی کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دوں۔ پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو کہ نماز کے لئے مسجد میں حاضر نہیں ہوتے۔ پس ان کو ان کے گھروں سمیت ہی جلادوں۔ اور قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی کو یہ علم ہوتا کہ وہ موٹی رگ اور دو عمدہ کھرڈے (یعنی عمدہ طعام) پائے گا۔ تو ضرور وہ عشاء کی نماز کے لئے حاضر ہو جاتا۔ اس حدیث کو سننے سے بندہ کا جسم لرز جاتا ہے اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں آکر نماز نہ ادا کرنے والوں پر کس قدر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اور ان کو ایسی سزا دینے کا ارادہ فرمایا۔ جس کا انسان کو حق نہیں پہنچتا پس ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کہ نماز وقت پر باجماعت ادا کرے۔

پس آخر پر اپنے حبیب آقا حضرت مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کو جو نماز کے متعلق ہے تحریر کرتا ہوں۔ ہم پر فرض اور واجب ہے۔ کہ اس پر پورے طور پر عمل پیرا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں "نماز کیا چیز ہے؟ یہ وہ دعا ہے جو تسبیح۔ تحمید۔ تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں۔ جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو۔ تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے۔ باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو۔ تاکہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔ پنجگانہ نمازیں کیا چیز ہیں وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے۔ تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہیں۔ جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں۔ اور تمہاری فطرت کے لئے ان کا وارد ہونا ضروری ہے۔

(۱) پہلے جب کہ تم مطلع کئے جاتے ہو۔ کہ تم پر ایک بلا آنے والی ہے۔ مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک وارنٹ جاری ہوا۔ یہ پہلی حالت ہے۔ جس نے تمہاری تسلی اور خوشحالی میں خلل ڈالا۔ سو یہ حالت زوال کے وقت سے مشابہ ہے۔ کیونکہ اس سے تمہاری خوشحالی میں زوال آنا شروع ہوا۔ اس کے مقابل پر نماز ظہر متعین ہوئی۔ جس کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔

(۲) دوسرا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے۔ جب کہ تم بلا کے محل سے بہت نزدیک کئے جاتے ہو مثلاً جبکہ تم بذریعہ وارنٹ گرفتار ہو کر حاکم کے سامنے پیش ہوتے ہو یہ وقت ہے کہ جب تمہارا خوف سے خون خشک ہو جاتا ہے۔ اور تسلی کا نور تم سے رخصت ہونے کو ہوتا ہے۔ سو یہ حالت تمہاری اس وقت سے مشابہ ہے۔ جبکہ آفتاب سے نور کم ہو جاتا ہے۔ اور نظر اس پر جم سکتی ہے۔ اور صریح نظر آتا ہے۔ کہ اب اس کا غروب نزدیک ہے۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عصر مقرر ہوئی۔

(۳) تیسرا تغیر تم پر اس وقت آتا ہے۔ جو اس بلا سے رہائی پانے کی بکلی امید منقطع ہو جاتی ہے۔ مثلاً جیسے تمہارے نام فرد قرارداد جرم لکھی جاتی ہے۔ اور مخالفانہ گواہ تمہاری ہلاکت کے لئے گذر جاتے ہیں یہ وہ وقت ہے۔ کہ جب تمہارے حواس خطا ہو جاتے ہیں۔ اور تم اپنے تئیں ایک قیدی سمجھنے لگتے ہو۔ سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے۔ جبکہ آفتاب غروب ہو جاتا ہے۔ اور تمام امیدیں دن کی روشنی کی ختم ہو جاتی ہیں۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز مغرب مقرر ہے۔

(۴) چوتھا تغیر تم پر اس وقت آتا ہے۔ کہ جب بلا تم پر وارد ہی ہو جاتی ہے۔ اور اس کی سخت تاریکی تم پر احاطہ کر لیتی ہے۔ مثلاً جب کہ فرد قرارداد جرم اور شہادتوں کے بعد حکم سزا تم کو سنایا جاتا ہے۔ اور قید کے لئے ایک پولیس مین کے تم حوالہ کئے جاتے ہو۔ سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے۔ جب کہ رات پڑ جاتی ہے۔ اور ایک سخت اندھیرا پڑ جاتا ہے۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عشاء مقرر ہے۔

(۵) پھر جب کہ تم ایک مدت تک اس مصیبت کی تاریکی میں بسر کرتے ہو۔ تو پھر آخر خدا کا رحم تم پر جوش مارتا ہے۔ اور تمہیں اس تاریکی سے نجات دیتا ہے۔ مثلاً جیسے تاریکی کے بعد پھر آخر کار صبح نکلتی ہے اور پھر وہی روشنی دن کی اپنی چمک کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے۔ سو اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز فجر مقرر ہے۔ اور خدا نے تمہارے فطرتی تغیرات میں پانچ حالتیں دیکھ کر پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کیں۔ اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ نمازیں خاص تمہارے نفس کے فائدہ کے لئے ہیں۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچے رہو۔ تو تم پنجگانہ نمازوں کو ترک نہ کرو۔ کہ وہ تمہارے اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظل ہیں نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے۔ تم نہیں جانتے۔ کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کی قضاء و قدر تمہارے لئے لائیگا۔ پس قبل اس کے جو دن چڑھے۔ تم اپنے مولا کی جناب میں تضرع کرو۔ کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔" آمین (کشتی نوح صفحہ ۸۷ تا ۸۹)

اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (کشتی نوح)

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

(خاکسار عبد المنان متعلم جامعہ احمدیہ)

مصائب کے وقت اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

فرمایا "یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے۔ وہ سخت سے سخت مشکلات اور مصائب میں بھی اندر ہی اندر تسلی اور اطمینان پاتا ہے۔ وہ اپنے قلب میں تلخی اور عذاب کو محسوس نہیں کرتا۔ نہایت کار اس مصیبت کا انجام یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اگر تقدیر مبرم ہے۔ تو موت آجائے۔ لیکن اس سے کیا ہوا؟ دنیا کوئی ایسی جگہ تو ہے نہیں۔ جہاں کوئی ہمیشہ رہ سکے۔ آخر ایک دن یہ وقت سب پر آتا ہے۔ کہ اس دنیا کو چھوڑنا پڑے گا۔ پھر اسے موت آگئی۔ تو حرج کیا ہوا۔ مومن کے لئے تو یہ موت اور بھی راحت رساں اور وصال یار کا ذریعہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس کی قدرتوں پر بھروسہ کرتا ہے۔ اور جانتا ہے کہ اگلا جہان اس کے لئے ابدی راحت کا ہے"

(الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

درخواست دعا

منشی محمد صدیق صاحب انصاری کاتب اخبار الفضل کی اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

پناہ گزینوں کے کیمپ میں ہیضہ

قصور ۸ ستمبر اطلاع ملی ہے کہ قصور میں چند ایک پناہ گزین ہیضہ کا شکار ہو گئے ہیں۔ حکومت نے اس کی روک تھام کے لئے ٹیکہ کا انتظام کیا ہے۔ لاہور کے کیمپ میں بھی ہیضہ پھوٹنے کے احتمال کے پیش نظر حکومت نے ٹیکے لگانے شروع کر دئے ہیں۔

دہلی میں کرفیو

نئی دہلی ۸ ستمبر۔ ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ نئی دیرانی دہلی کے جن علاقوں میں قتل کی کچھ وارداتیں ہوئی ہیں۔ ان میں ۴۸ گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

گورنر مغربی پنجاب کی کوششیں

لاہور ۸ ستمبر۔ مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس مودی نے آج پناہ گزینوں کے مرکزی دفتر کا معائنہ کیا اور ذمہ دار افسروں کو پناہ گزینوں کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کے لئے ضروری ہدایات دیں۔

دونوں حکومتوں کی مشترکہ اپیل

لاہور ۸ ستمبر۔ نواب زادہ لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان اور پنڈت جواہر لعل نہرو نے جو مشترکہ اپیل جاری کیا ہے۔ اس کو ادو داود گور مکھی میں شائع کر کے ہوائی جہاز کے ذریعہ فساد زدہ رقبوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

مشرقی پنجاب کے پناہ گزینوں کیلئے مزید سہولتیں

سپیشل گاڑیوں کا انتظام

لاہور ۸ ستمبر مشرقی پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں پناہ گزین اس کثرت سے جمع ہو رہے ہیں۔ کہ ان سب کو فوری طور پر موٹروں اور لاریوں کے ذریعہ مغربی پنجاب میں منتقل کرنا مشکل امر ہے۔ اس لئے تجویز کیا گیا ہے کہ پیدل قافلوں کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ لدھیانہ سے ایک قافلہ بہت جلد مغربی پنجاب کو روانہ ہونے والا ہے جس کے ساتھ راستہ میں سے دوسرے دیہات کے لوگ بھی شامل ہوتے جائیں گے۔ سردست حکومت نے ان کے کھانے پینے اور فوجی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔

اس کے علاوہ پناہ گزینوں کے لئے سپیشل گاڑیوں کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے امید ہے۔ کہ بہت جلد روزانہ ایک سپیشل گاڑی پٹھانکوٹ سے سیالکوٹ تک براستہ ویرکا شروع ہو جائے گی۔ اسی طرح قصور سے منٹگمری تک بھی روزانہ دو یا تین سپیشل ٹرینیں جاری ہو جائیں گی۔

بیوگان اور یتامیٰ کی پرورش

لاہور ۸ ستمبر۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کے صدر نے یتامیٰ اور بیوگان کی پرورش کا اعلان کرتے ہوئے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ چھوٹے بچوں کو صنعتی مدارس میں داخل کیا جائے گا۔ اور بیوگان کو گھروں میں رکھنے کا انتظام کیا جائیگا۔

فسادات کا خاتمہ

مشرقی اور مغربی پنجاب کی حکومتوں کا عزم

لاہور ۸ ستمبر۔ حکومت پاکستان کے وزیر اعظم نوابزادہ لیاقت علی اور حکومت ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو نے ایک مشترکہ بیان میں بتایا ہے کہ فتنہ و فساد کی آگ کو بجھانے کے لئے سخت سے سخت قدم اٹھایا جائے گا۔ دونوں حکومتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ فتنہ پردازوں اور شرارت پسندوں کی سرگرمیوں کو نہایت سختی سے کچل دیا جائے گا۔ اگر کوئی مسلح گروہ پھرتا ہوا دیکھا گیا۔ تو بلا تامل اسے گولی کا نشانہ بنا دیا جائے گا۔ پناہ گزینوں کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کیا جائے گا۔

جائیدادوں پر غاصبانہ قبضہ تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ اور حتی الامکان ایسی جائیدادوں کو واپس کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

خوراک کی نازک حالت

دہلی ۸ ستمبر مسٹر کرشنا ہیسن نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ ہندوستان میں خوراک کی حالت بہت نازک ہو رہی ہے اگر بیرونی ممالک سے خوردنی اجناس درآمد نہ ہوئیں۔ تو ہندوستان کی پھر وہی حالت ہو جائے گی۔ جو ۱۹۴۳ء میں ہوئی تھی۔

گاندھی جی کا عزم دہلی

کلکتہ ۸ ستمبر۔ کل رات گاندھی جی دہلی روانہ ہو گئے۔ دہلی میں مختصر قیام کے بعد آپ بہت جلد لاہور روانہ ہو جائینگے تاکہ مغربی اور مشرقی پنجاب کے مصیبت زدگان کی حالت دیکھ سکیں

راجہ غضنفر علیخاں کی تقریر

جھنگ ۸ ستمبر حکومت پاکستان کے خوراک کے وزیر راجہ غضنفر علیخاں نے آج جھنگ میں ایک بہت بڑے مجمع کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔

کہ آپ لوگوں کو ہر ممکن طریق سے امن کو بحال رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ورنہ فتنہ و فساد کی کارروائیوں سے پاکستان کی بنیادیں کھوکھلی ہو جائیں گی۔ اور وہ شاندار عزم اور خوشنما مستقبل جس کے لئے آپ نے بے دریغ قربانیاں کی ہیں۔ تاریک ہو جائے گا۔

مغربی پنجاب کی پولیس کی سرگرمیاں

ڈسکہ ۸ ستمبر۔ مغربی پنجاب کی پولیس نے نہایت سرگرمی سے خانہ تلاشیاں اور مجرموں کی دیکھ بھال کا کام شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ڈسکہ سے ۱۴ ہزار روپیہ کی مالیت کا مال اور ۲۰ بم برآمد کئے ہیں۔